Regd. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم یکشنبہ ۱۸ شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۰ احسان ۱۳۳۳ ہش ۲۰ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۸۱

کمیونسٹوں کی مخالف فوجوں نے گواٹے مالا پر حملہ کر دیا

گواٹے مالا ۱۹ جون۔ گواٹے مالا کی حکومت نے سیکورٹی کونسل میں یہ شکایت پیش کی ہے کہ کمیونسٹوں کی مخالف بری بحری اور ہوائی فوجوں نے گواٹے مالا کے علاقہ پر حملہ کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گواٹے مالا کی ہوائی فوج کے ایک سابق ہواباز مسٹر گوسٹیوارماس کی سرکردگی میں ایک فوج نے گواٹے مالا کی ایک مغربی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ ہنڈیرس میکسیکو اور برٹش میکسیکو کی طرف سے مخالف کمیونسٹ فوجیں گواٹے مالا میں داخل ہو رہی ہیں۔ ان ریاستوں کی سرحدیں گواٹے مالا سے ملتی ہیں۔ میکسیکو سٹی میں ان باغی لوگوں نے جنہیں گواٹے مالا سے جلاوطن کر دیا گیا تھا یہ دعوےٰ کیا ہے کہ گواٹے مالا کے کئی شہروں پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔ کمیونسٹوں کی مخالف فوجوں نے ایک بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان کے بارہ ہوائی جہازوں نے ایک شہر اور کئی بندرگاہوں پر بمباری بھی کی ہے۔

گواٹے مالا کے وزیر خارجہ نے ہنڈیورس سے درخواست کی ہے کہ وہاں جتنے جلاوطن باغی ہوں۔ انہیں گرفتار کر لیا جائے۔ نیویارک اور گواٹے مالا کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

مجلس دستور ساز نے عاملہ اور قانون ساز مجالس کیلئے نئی اصطلاحات منظور کر لیں

پبلک سروس کمیشن کے متعلق مسٹر بروہی کی پیشکردہ تجویز بھی منظور کر لی گئی

کراچی ۱۹ جون۔ آج کراچی میں مجلس دستور ساز کا اجلاس عید کی تعطیلات کے بعد شروع ہوا۔ آج کے اجلاس میں عاملہ اور قانون ساز مجالس کے لئے اصطلاحات منظور کی گئیں۔ مسٹر محمد علی نے اس سلسلہ میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ میں ایک ترمیم پیش کی جسے ایوان نے منظور کر لیا۔ نئی اصطلاحات کے تحت مملکت کے سربراہ کو صدر، یونٹوں کے ایوان کو سینیٹ ایوان عام کو ایوان نمائندگان۔ یونٹوں کے ایوان اور ایوان عام کے صدر کو چانسلر اور قانون ساز اسمبلیوں کے صدر کو سپیکر اور یونٹوں کے سربراہ کو گورنر کہا جائے گا۔ ریاست کا لفظ آئندہ بھی انہی ریاستوں کے لئے استعمال ہو گا۔ جو وفاق میں شامل ہو گئیں ہیں

اس کے بعد پبلک سروس کمیشن کے متعلق وہ دفعہ منظور کی گئی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ صدر کو بعض مخصوص حالات میں کمیشن سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ ابواز بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی منظور کردہ وہ دفعہ خارج کر دی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ صدر کے لئے پبلک سروس کمیشن کے مشورہ پر عمل کرنا ضروری نہ ہونا چاہیئے۔ اس دفعہ پر بحث کا آغاز مسٹر گزدر نے کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر عمل کرنا حکومت کے لئے لازمی قرار دیا جائے۔ لیکن مسٹر عبد اللہ المحمود نے اس دفعہ کی مخالفت کی۔ سردار عبد الرب نشتر نے تجویز پیش کی کہ عام طور پر کمیشن کی سفارشات میں رد و بدل نہیں ہونا چاہیئے البتہ تقرری کی ذمہ داری وزارت پر چھوڑ دی جائے کیونکہ وزارت عوام کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔ بیگم شاہنواز نے بھی بنیادی اصولوں کی دفعہ خارج کرنے کی سفارش کی۔

صدر آئزن ہاور نے امریکی مدبروں کو جنیوا سے واپس بلا لیا

جنیوا ۱۹ جون۔ امریکہ نے جنیوا سے اپنا تمام سفارتی عملہ واپس بلا لیا ہے۔ جو جنیوا کانفرنس کے سلسلہ میں وہاں موجود ہے۔ صدر آئزن ہاور اور وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے نائب وزیر خارجہ مسٹر بیڈل سمتھ سے جو جنیوا کانفرنس میں امریکہ کے اعلیٰ نمائندہ ہیں کہا ہے کہ وہ واپس آکر ذاتی طور پر کانفرنس کے متعلق رپورٹ پیش کریں۔ مسٹر سمتھ اور ان کے اعلیٰ مشیر کل جنیوا سے واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔ امریکی سفیر مقیم چیکوسلواکیہ جنیوا کانفرنس میں امریکی مفاد کا خیال رکھیں گے۔

جنیوا اور پیرس میں فرانسیسی مبصرین کا خیال ہے کہ امریکی وفد کے چلے جانے سے فرانس کے لئے راہ ہموار ہو گئی ہے اور اب وہ کانفرنس میں اپنی من مانی کارروائی کر سکتا ہے۔ آج رات نو قوموں کا خفیہ اجلاس ہو رہا ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن آج رات ہی جنیوا سے لنڈن روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ پیرس میں نئے وزیر اعظم فرانس موسیو مانڈیز فرانس سے ملیں گے۔ اور تازہ صورت حال پر بات چیت کریں گے۔

بجلی کی شرح میں کمی کے متعلق وضاحت

لاہور ۱۹ جون۔ آج حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے۔ کہ بعض مقامی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ بجلی کی قیمت میں ۲ ر فی یونٹ تخفیف کر دی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں میں ایک قسم کی غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ یہ تخفیف اس کے علاوہ ہو جس کا فیصلہ حکومت نے کچھ عرصہ ہوا کیا تھا

واقعہ یہ ہے کہ حکومت نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ پنجاب بجلی محصول ایکٹ بابت ۱۹۴۸ء کو منسوخ کر دیا ہے۔ جس کے مطابق پنجاب بھر میں ایک آنہ فی یونٹ سرچارج لیا جاتا تھا۔ علاوہ بریں ان علاقوں میں جہاں سرکاری ادارے بجلی مہیا کرتے ہیں۔ وہاں عام خریداروں کی سہولت کے لئے ۲ ر فی یونٹ تخفیف کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ تخفیف ۵۴ء

سندھ کے کٹاؤ کو روکنے کی تدبیریں

حیدرآباد ۱۹ جون سندھ کے وزیر تعمیرات میر علی نواز تالپور نے کہا ہے کہ ہالہ کے قریب دریائے سندھ کے بہاؤ کی وجہ سے جو کٹاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت اس کی روک تھام کر رہی ہے امید ہے کہ اس کٹاؤ کو روکا جا سکے گا۔

پاکستان پبلک سروس کمیشن کا اعلان

کراچی ۱۹ جون پاکستان پبلک سروس کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ جنوری کے مہینہ میں اعلیٰ مرکزی ملازمتوں میں ناکام ہونے والے امیدوار نتیجہ نکلنے کے دس دن کے اندر اندر نئے امتحان کے لئے درخواستیں دے سکتے ہیں۔

شام میں نگران حکومت کا قیام

دمشق ۱۹ جون شام میں سعید الغازی نے نئی نگران حکومت بنائی ہے۔ یہ حکومت نئے انتخابات کے نتائج تک کام کرے گی۔ جو اگلے مہینے منعقد ہونے والے ہیں۔ نئی کابینہ میں عزت مشکل کو وزیر خارجہ بنایا گیا ہے۔ آپ پچھلی وزارت میں وزیر انصاف تھے۔

۵۴ گھریلو استعمال کرنیوالوں کے لئے بتیوں اور پنکھوں کے سلسلے میں یکم اپریل ۵۴ء سے عمل میں آئے گی۔

بعض تکنیکی وجوہ کی بناء پر اس فیصلے کی تعمیل میں کچھ تاخیر ہو گئی ہے۔ بہر صورت بجلی کے تمام بل حساب تیار ہو رہے ہیں۔ ان میں وصولی کی شرحوں سے متعلق ضروری ترامیم شامل ہوں گی۔

* وہ تھاکرہ ننگل پروجیکٹ کے لئے اس سال خریف میں پانی لینے لگے گا۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں عالمی بنک سے اس مسئلہ پر بات چیت کر رہے ہیں

دریائے سندھ کے طاس کے پانی کے متعلق ہندوستان کی ہٹ دھرمی

واشنگٹن ۱۹ جون۔ دریائے سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم کا مسئلہ تصفیہ کے لئے ابھی عالمی بنک کے سامنے پیش ہے۔ لیکن ہندوستان نے اعلان کیا ہے کہ *

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں شائع کراکر ۲۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

عن عائشة قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الالتفات فی الصلوٰة فقال ھو اختلاس یختلسه الشیطان من صلوٰة العبد۔

(صحیح بخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ یہ ایک اچکنا ہے۔ جو شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔ اور اس کی نماز خراب ہو جاتی ہے۔

داخلہ نصرت گرلز کالج ربوہ

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اپنی لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے متمنی والدین ایف۔ اے میں داخل کرانے کے لئے اپنی لڑکیوں کی درخواستیں بنام ڈائرکٹریس صاحبہ نصرت گرلز کالج ربوہ جلد بھجوا دیں۔ باپردہ تعلیم کا نہایت اطمینان بخش انتظام ہے۔ ہوسٹل موجود ہے۔ اخراجات بالکل معمولی ہیں ہر فرقہ کی مسلمان لڑکیوں کے لئے داخلہ کھلا ہے۔ احباب جماعت کو خاص طور پر ملحوظ رہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ضرورت حقہ کو محسوس کرتے ہوئے ایک بڑے خرچ کو منظور فرمایا ہے۔ تاکہ ضروریات زمانہ کے مطابق ہماری آئندہ نسل کی مائیں اعلیٰ تعلیم سے متمتع ہوں۔ اور ساتھ ہی یقینی طور پر وہ ضروریاتِ دین سے بخوبی واقف ہوں۔ تاکہ آئندہ پود کو وہ گھروں کے اندر اسلامی زندگی سے مزین کر سکیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

سندھ کی زمینوں کے لئے اچھے کارکنوں کی ضرورت

سندھ کی زمینوں کے لئے تین چار اچھے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ خاندان سے ہوں۔ اور زمیندارہ کام سے خوب واقف ہوں۔ نیز اچھی تعلیم والے ہوں۔ لمبے قد کے اور چوڑے بدن کے مضبوط نوجوان جو رات دن محنت کا کام کر سکتے ہوں۔ اس کام کے اہل ہوں گے۔ بعض مشینوں سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی بھی ضرورت ہے۔ سپاہیانہ مزاج کے ہوں۔ بی۔ اے سیکنڈ کلاس کو اگر دوسری باتوں میں اچھا ہو ترجیح دی جائے گی۔ مگر بعض کاموں کے لئے میٹرک فسٹ کلاس یا ایف۔ اے سیکنڈ کلاس بھی کام دے سکتے ہیں۔ تنخواہ کا فیصلہ امیدوار کی قابلیت کے مطابق انفرادی طور پر کیا جائے گا۔ انتخاب کی صورت میں فوری طور پر کام پر لگنا ہوگا۔ (پرائیویٹ سیکرٹری معرفت الیکٹرک سروس لمیٹڈ ۱۰۱ بندر روڈ کراچی)

ایک احمدی بہن کا قابل تقلید علمی شوق

جو بہنیں اپنے علمی ذوق اور خدمتِ دین کے شوق میں گھر کی مصروفیات کو روک سمجھ کر معذرت خواہی کا طریق اختیار کرتی ہیں۔ ان کے لئے ہماری بہن محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ قابل تقلید خاتون ہیں۔ آپ پانچ بچوں کی ماں ہیں۔ اپنے گھر کا سارا کام خود کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی نصرت گرلز ہائی سکول میں دینیات اور عربی کی معلمہ ہیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سکرٹری تبلیغ ہیں [illegible] جلسہ سالانہ کے زنانہ اجلاس میں ان کی تقاریر رکھی جاتی ہیں۔ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ہر اہم تقریب میں حصہ لیتی ہیں پہلے آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت جماعت کے مشہور زنانہ دینیات کالج "جامعہ نصرت" میں داخلہ لیا اور پانچ سال تک باقاعدہ عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد علیمہ کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ اور کامیاب ہو کر مجلس تعلیم سے عربی اور دینیات کی اعلیٰ قابلیت کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ اب اس سال آپ نے میٹرک کا امتحان ۵۲۲ نمبر لیکر فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے۔ اور آپ کو مزید ترقیات [illegible] اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا کرے آمین۔

اس خیال سے دلگیر مت ہو کہ تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا

خدا تعالیٰ نے تمہیں پیچھے نہیں رکھا آج بھی تمہارے درمیان

حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر زندہ موجود ہے

"ذکرِ حبیبؐ" کے موضوع پر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی ایمان افروز تقریر

لاہور ۱۹ر جون۔ کل مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں نماز جمعہ کے بعد حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے ذکرِ حبیب کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ بغیر عمل کے ایمان کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا آپ نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا وجود خدانما وجود ہوتا ہے۔ وہ اپنی قوت قدسیہ کے ذریعہ لوگوں کے ایمانوں کو ایک تازگی بخشتے ہیں۔ اور ان کے اندر عمل کی ایک ایسی روح پھونکتے ہیں۔ کہ ان کے قول اور فعل میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ وہ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں۔ ان کا عمل خود اس کی گواہی دیتا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ اب جبکہ ہمیں خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت بہم پہونچائیں کہ فی الواقعہ ہمیں ایمان نصیب ہو چکا ہے۔ کیونکہ جس ایمان کے ساتھ عمل نہیں ہوتا وہ ایک نہ ایک دن ضائع ہو جاتا ہے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی اس تقریر کا اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے کیا گیا تھا۔ حضرت بھائی جی نے حال ہی میں اپنے دانت نکلوائے ہیں۔ تکلیف کی وجہ سے آپ کے لئے زیادہ بولنا ممکن نہیں تھا۔ تاہم احباب کے اشتیاق کے پیش نظر آپ نے مبلغ سلسلہ مکرم محمد اشرف صاحب کو ذکرِ حبیب کے موضوع پر اپنا ایک پرانا مضمون پڑھ کر سنانے کی ہدایت فرمائی۔ نیز مضمون کے اختتام پر چند منٹ حاضرین سے خطاب بھی فرمایا۔ مضمون سننے کے بعد حاضرین پر کچھ عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ جس کے زیر اثر ہر دل اس اشتیاق سے لبریز ہو گیا کہ کاش اسے بھی مسیح پاک علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور حضور کی صحبت سے فیض یاب ہونے کی سعادت میسر آتی۔ چنانچہ حضرت بھائی جی نے اپنے مختصر سے خطاب میں ایمان کے ساتھ عمل پر زور دینے کے علاوہ احباب کو اس طرف بھی توجہ دلائی۔ کہ وہ اس خیال سے دلگیر نہ ہوں کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو بھی پیچھے نہیں رکھا ہے۔ آج بھی بفضلہ تعالیٰ آپ کے درمیان وہ مقدس و بابرکت وجود موجود ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جس دور میں سے گزر رہے ہیں۔ الٰہی مشیت کے تحت اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ اس لئے آپ دلگیر نہ ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسی طرح قربانیاں کرتے چلے جائیں جس طرح قرون اولیٰ میں خدا تعالیٰ نے صحابہ کو قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

تقریر کے بعد صدر جلسہ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب نے حضرت بھائی جی سے درخواست کی کہ وہ اجتماعی دعا کرائیں۔ چنانچہ ایک رقت آمیز دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۰ احسان ۱۳۳۳ھ

۹۹۰

اسلامی افکار کی تعمیر نو

کل ہم نے ان کالموں میں مسٹر نور احمد کا پاک پارلیمنٹ میں ایک سوال اور سردار امیر اعظم کا جواب جو انہوں نے وزیر داخلہ کی طرف سے دیا۔ نقل کیا تھا۔ سوال کا مطلب یہ تھا۔ کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی کمشن نے جو اسلام کی ایسی توجیہہ کے متعلق سفارش کی ہے۔ جو موجودہ حالات کے مطابق ہو۔ اور جو اسلام کو دنیائے جدید میں ایک زندہ طاقت کے طور پر پیش کر سکے۔ اس سفارش کو جامہ عمل پہنانے کے لئے ہماری حکومت نے کیا اقدام کیا ہے۔

ہم نے کمشن کی رپورٹ سے متعلقہ حصہ بھی نقل کر دیا تھا۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ مسٹر نور احمد کا اشارہ رپورٹ کی کس سفارش کی طرف ہے۔ ممکن ہے کمشن نے اس کے علاوہ براہ راست بھی حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہو۔ مگر اس کا ہمیں علم نہیں۔ بہرحال مسٹر نور احمد کا یہ سوال نہایت اہم ہے۔ خاصکر اس لئے کہ کمشن نے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ وہ محض خیالی باتوں پر منحصر نہیں۔ بلکہ اس نے ایک واقعی اہم واقعہ کی تحقیقات کے دوران میں واقعات اور نہایت جید شہادتوں سے جو تاثر لیا ہے۔ اسی کی بناء پر ضروری سمجھا ہے۔ کہ حکومت کو بعض ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائے کہ اگر آئندہ بھی ان کے متعلق وضاحت نہ ہوئی۔ تو ایسے واقعات کا پاکستان میں ظہور پذیر ہوتے رہنا غیر اغلب نہیں ہے۔ چنانچہ کمشن نے خود اپنی رپورٹ میں اس بات کو واضح کیا ہے۔ جہاں اس نے کہا ہے کہ

”ہم نے اسلامی ریاست کے متعلق تفصیل سے اس لئے ذکر نہیں کیا۔ کہ ہمارا ایسی ریاست کے خلاف یا حق میں مقالہ لکھنے کا ارادہ تھا۔۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ اگر نظریاتی الجھن کی اصل وجوہات (جن کا فسادات کے پھیلنے اور ان کے شدت اختیار کرنے میں دخل ہے) معلوم نہ کی گئیں۔ تو مستقبل میں جن ممکنات سے دوچار ہونا لازمی ہے۔ ان کا ایک واضح نقشہ پیش کر دیا جائے۔“

کمشن نے جس نظریاتی الجھن کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کوئی خیالی چیز نہیں ہے۔ بلکہ اس نے ان فسادات کا حوالہ دے کر جن کی تحقیقات کے لئے وہ بیٹھی تھی۔ اور ان حالات کا جائزہ لے کر جو اس نظریاتی الجھن کی وجہ سے اس کے خیال میں پیدا ہوئے۔ اس نے متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر یہ نظریاتی الجھن دور نہ ہوئی۔ تو ایسے واقعات کا اعادہ ممکن ہے۔ جیسا کہ پنجاب کے فسادات کی صورت میں ظہور پذیر ہوئے۔

کمشن نے واضح کیا ہے۔ کہ فسادات پنجاب کی نفسیاتی وجہ یہی نظریاتی الجھن تھی۔ ورنہ خود مسلم لیگی اپنی حکومت کے خلاف کھڑے کیوں ہوتے۔ اور عوامی لیڈر اپنی فرض شناسی اور وفاداری کو کیوں فراموش کر دیتے۔ اور وہ دیوانوں کی طرح اپنی ہی حکومت اور افسروں کے خلاف شور کیوں ڈالتے۔ اور عام آدمی انسانی زندگی اور جائیداد کے احترام سے کیوں عاری ہو جاتا۔ اور کسی جھجک اور ڈر کے بغیر بے دردی سے لوٹ۔ مار اور آتشزدگی جیسے گھناؤنے جرائم کا کیوں مرتکب ہوتا۔ اور ہمارے سیاستدان ان لوگوں کا جنہوں نے انہیں عہدوں پر بٹھایا تھا۔ مقابلہ کرنے سے کیوں کتراتے۔ اور منتظم حکومت اپنے فرائض کی ادائیگی میں ہچکچاہٹ کیوں محسوس کرتی

کمشن نے صاف صاف لفظوں میں اس حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے۔ کہ اسکو تحقیقات میں جو بات واضح طور پر معلوم ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہاں کے عوام کو اگر یہ یقین دلا دیا جائے۔ کہ انہیں جو کچھ کرنے کو کہا گیا ہے۔ وہ مذہبی طور پر درست ہے۔ تو عوام سے نظم۔ وفاداری۔ شرافت اخلاق اور شہری ذمہ داری کے علی الرغم ہر کام کروا سکتے ہیں۔

کمشن نے یہ بھی واضح کیا ہے۔ کہ یہاں ایک آدمی پاکستان کو ایک اسلامی ریاست خیال کرتا ہے حالانکہ یہ اسلامی ریاست نہیں ہے۔ یعنی پاکستان اس معنی میں اسلامی ریاست نہیں ہے۔ کہ جس معنی میں اسلامی ریاست کو علما پیش کرتے ہیں۔

عوام کی اس غلط فہمی سے فسادات کے لیڈروں نے فائدہ اٹھایا۔ اور بقول کمشن عوام کے اس عقیدہ کی حوصلہ افزائی اسلام اور اسلامی ریاست کے متواتر اور لگاتار شور و غوغا آرائی سے کی گئی۔

کمشن نے مسلمانوں کی اس ذہنیت کا بھی تجزیہ کیا ہے۔ کہ اسلام اور اسلامی حکومت کا خیال انہیں کیوں فوری طور پر متاثر کرتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اسلام کا شاندار ماضی اس کا باعث ہے۔ اسلام اختیار کرنے کے بعد عربوں کی فتوحات ماضی جنہوں نے صدی سوا صدی کے عرصہ میں تقریباً تمام معلومہ دنیا کو فتح کر لیا تھا۔ کمشن نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ آج مسلمانوں کے پاس نہ وہ طاقت ہے۔ اور نہ فتوحات کا وہ میدان ہے جو آغاز میں ان کو حاصل ہوا۔ آج دنیا بالکل بدل گئی ہے۔ مگر مسلمان ماضی کے خوش آئند خواب دیکھنے میں مصروف ہے۔ اس کی ایسی صورت حال نے اس کو جدید دنیا میں ایک غیر محل ہستی بنا کر رکھ دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا نقطہ نگاہ تبدیل کیا جائے۔ اور اسلامی افکار کی تعمیر نو کی جائے۔ تاکہ اسلام اور مسلمان جدید دنیا کے ماحول میں ایک فرسودہ اور غیر محل چیز نہ بنا رہے۔ بلکہ اسلام واقعی ایک زندہ عالمی محرک کے لباس میں ظاہر ہو۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کمشن اس نتیجہ پر محض فلسفیانہ تخیل آرائی سے نہیں پہنچی بلکہ دوران تحقیقات میں جو ٹھوس مسائل اس کے مشاہدہ اور تجربہ میں آئے ہیں۔ ان پر گہرا غور کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ اور اگرچہ کمشن نے ان مسائل پر اپنی بالبداہت رائے کے اظہار سے گریز کی ہے۔ تاکہ وہ اپنی غرض اور مقصد سے دور نہ جا پڑے۔ مگر وہ جا بجا ایسے اشارے کرنے پر مجبور رہی ہے۔ جو ان لائنوں کا تعیین کرتی ہیں۔ جن پر اسلامی افکار کی تعمیر نو ہونی چاہیئے۔ تاکہ اسلام موجودہ دنیا میں ایک زندہ قوت ہو۔ اور مسلمان جدید دنیا کے ماحول میں ایک غیر محل ہستی نہ رہے۔ چنانچہ اسلامی ریاست جہاد۔ قتل مرتد۔ جنگی قیدیوں اور اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق پر اگرچہ کمشن نے کوئی نیا فیصلہ نہیں دیا۔ مگر جس طریقے سے ان مسائل کو عدالت کے سامنے مختلف گواہوں نے پیش کیا ہے۔ اس کے اور موجودہ بین الاقوامی قانون اور یو۔ این۔ او کے مذکورہ انسانی حقوق کے اختلاف کا ذکر بھی بالوضاحت رپورٹ میں کر دیا ہے۔ اور ان پیش کردہ تصورات کی وجہ سے جس طرح اسلام اور مسلمان کی پوزیشن دنیائے جدید میں غیر محل ہو جاتی ہے۔ اس طرف بھی واضح اشارے موجود ہیں۔ اس کا ذکر ہم نے اس لئے کیا ہے۔ کہ حکومت اگر ان سفارشات کی بناء پر کوئی اقدام لینا چاہتی ہے۔ تو اسکی رہنمائی کے لئے رپورٹ میں خاصہ مواد موجود ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر حکومت پاکستان بین الاقوامی برادری میں کوئی باوقار جگہ کی متمنی ہے۔ تو اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ ان مسائل کا کوئی ایسا اسلامی حل جلد از جلد دریافت کرے۔ کہ جس کو وہ ایک طرف تو ملک میں پھیلا کر عام آدمی کی ذہنیت کو بلند کر سکتی ہے۔ اور دوسری طرف وہ اقوام عالم کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھا کر ان کے دلوں سے وہ شکوک رفع کر سکتی ہے جو ان مسائل کی تنگ نظرانہ توجیہات کے مظاہرہ سے پیدا ہونے ممکن ہیں۔

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا نہایت شاندار نتیجہ

۱۳ طالبات نے میٹرک کا امتحان دیا اور وہ سب کامیاب ہیں

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا نتیجہ مٹریکولیشن نہایت شاندار رہا ہے۔ ۱۳ طالبات امسال امتحان میں شامل ہوئیں۔ اور ۱۳ کی ۱۳ ہی کامیاب ہو گئیں۔ تین طالبات فرسٹ ڈویژن ۔ ۸ سیکنڈ ڈویژن اور ۲ تھرڈ ڈویژن میں آئیں۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے۔ اور آئندہ ہمارے اس ادارہ کو اس سے بھی بہتر نتائج پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) مکرمی شیخ محمد صالح صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ممباسہ (افریقہ) کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

(۲) خاکسار کے بھانجے خنازیر کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبدالغفور محرر قضا ربوہ

(۳) میرے شوہر مکرم حکیم عبد العزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال کی دونوں آنکھیں عرصہ دو سال سے سیاہ موتیا کی وجہ سے بند ہو چکی ہیں۔ اور اس سے پیشتر بہت سے علاج اور اپریشن کرا چکے ہیں۔ مگر کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ اب مورخہ ۱۲/۶/۵۴ سے پھر میو ہسپتال لاہور بیڈ ۱۶ لاہور وارڈ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ جملہ احمدی بہنوں اور بھائیوں سے دردمندانہ التجا کرتی ہوں۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار سلطانہ عزیز۔ اہلیہ حکیم محمد عبد العزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ

(۴) کل سے مولوی عطا محمد صاحب کو خون دلوانے کے لئے میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ ان کی حالت ابھی خطرہ سے باہر نہیں ہوئی ان کی صحت کے

ہالینڈ میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن پاک کی اشاعت کیلئے احمدی مبلغین کی کامیاب مساعی

قرآن مجید کے ولندیزی ترجمہ کی وسیع اشاعت۔ اسلام کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ، مناظرہ اور تقاریر

احمدیہ مشن ہالینڈ کی سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۵۳ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر)

تکمیل ترجمہ قرآن مجید

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کی تکمیل کی توفیق ملی۔ جو کہ دیر سے چھپوانا زیر تجویز تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا ورنہ مختلف قسم کی روکاوٹیں سد راہ ہو رہی تھیں۔ اس ترجمہ کی تکمیل کا اعلان کرنے کے لئے ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی جو کہ بہت حد تک کامیاب رہی۔ اس کے نتیجہ میں ملک کے طول و عرض میں ترجمہ کے چھپنے کی خبر پھیل گئی۔ بہت سے اخباروں نے اس خبر کو جلی حروف سے شائع کیا۔ اکثر لوگ خطوط کے ذریعہ مزید معلومات حاصل کرتے رہے۔

دسمبر کے آخر میں طباعت و جلد بندی کا کام ختم ہو کر کتاب منصۂ شہود پر آگئی۔ کتاب کی ظاہری خوبصورتی اور طباعت نہائت ہی اچھی اور قابل دید ثابت ہوئی۔ بہت سے اخباروں میں اس پر تنقیدی مقالہ جات لکھے گئے۔ کتاب کی طباعت اور جلد بندی کا جہاں تک تعلق تھا۔ ہر ایک نے یک زبان ہو کر تعریف کی۔ حتےٰ کہ ایک اخبار والے نے یہاں تک کہہ دیا کہ اسے مذہبی کتابوں کے لئے ایک نمونہ اور معیار کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ صرف کتاب کی ظاہری خوبصورتی ہی نہیں۔ بلکہ ترجمہ کی سلاست اور قابل فہم ہونے کو بھی از حد سراہا گیا۔ بعض نے پہلے تراجم سے مقابلہ کرتے ہوئے اس ترجمہ کی خوبیوں پر بحث کی دیباچہ قرآن مجید پر بھی بعض نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اسے مطالعہ مذاہب کے لئے بہت مفید اور ضروری قرار دیا گیا۔ ہاں بعض نے اسے قرآن مجید کے ساتھ شائع کرنے پر نکتہ چینی بھی کی۔ مگر ایسے لوگوں کی تعداد قلیل تھی۔ ایک یہودی نے رٹ پٹا مضمون لکھا۔ مگر صوفی موومنٹ کے لیڈروں نے اس کی بہت مخالفت کی۔ کیونکہ وہ تمام مذاہب کی کتب کو مساوی حیثیت دیتے ہیں۔ اور ہمارے دیباچہ میں ان پر سخت تنقید کی گئی ہے۔ مگر ہمارے نزدیک ان کے تلملانے کی صرف یہی وجہ نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں قرآن مجید کو گزشتہ کتب کے تکمیل کرنے والے کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس وقت دنیا کی نجات قرآن مجید کے ذریعہ سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ قرآن مجید کی شریعت ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور اسے ہمیشہ کے لئے قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ اپنے برگزیدوں کو مبعوث کرتا رہے گا۔ جیسا کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ سے کیا گیا ہے۔ چونکہ صوفی اپنے لیڈر (محترم عنایت خاں صاحب) کو ایک قسم کا نئی شریعت اور اتحاد کا پیامبر تصور کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا اس دیباچہ پر اظہار ناراضگی کرنا ایک قدرتی امر تھا۔ صوفیوں نے اس ترجمہ کی ایک حد تک مخالفت بھی کی ہے۔ حالانکہ کسی خیال کی مخالفت کرنا ان کے لئے اصولی طور پر ممنوع ہے۔ مگر جب کسی کی زندگی یا موت کا سوال ہو۔ تو پھر انسان اپنے اصولوں کی مخالفت کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ بہرحال ان کی اس خلاف ورزی سے ہمارا نقصان نہیں ہوا۔ صرف ان کے پول کی ہی قلعی کھلتی ہے۔ اور اہل نظر کے لئے حق و صداقت میں امتیاز کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ناشر نے وسیع پیمانہ پر قرآن مجید کے چھپنے کی خبر مختلف ذرائع سے لوگوں تک پہنچانے کا انتظام کیا۔ جس کے نتیجہ میں بہت قلیل عرصہ میں کافی تعداد فروخت ہو گئی۔ اور ابھی تک جاری ہے۔

کتب و رسالہ جات کی اشاعت

ایک کمپنی کی طرف سے اشاعت کے لئے چند سوال بھیجے گئے۔ جن کے جوابات انہوں نے شائع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ ان کے پیش کردہ سوالوں کے مختصر سے جوابات لکھے گئے۔ جن میں ہمارے مشن کی غرض و غایت کام کا طریق اور تبلیغ کا اثر وغیرہ امور کے علاوہ ڈچ لوگوں کا ہمارے ساتھ سلوک پاکستان کے باشندوں کا اہل ہالینڈ سے مقابلہ اور اسلامی تعلیم کا مختصر سا ڈھانچہ پیش کیا۔ یہ مقالہ ان کے رسالہ میں شائع ہوا۔ جو کہ قریباً ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ترجمہ قرآن مجید کے چھپنے کی خبر بھی تفصیل سے درج تھی۔

ایک اور پبلشر کی طرف سے "قرآن مجید کیا کہتا ہے" کے عنوان پر ایک چھ سات ہزار الفاظ پر مشتمل مضمون لکھنے کی درخواست آئی۔ جو کہ سکولوں کی لائبریریوں کے لئے ایک رسالہ کی صورت میں چھپنا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے یہ مضمون لکھا۔ اور اس میں قرآن مجید کے محفوظ ہونے اور اسکی گذشتہ الہامی کتب سے نسبت پر بحث کرتے ہوئے مختصر الفاظ میں قرآن مجید کی تعلیم کو پیش کیا گیا۔ یہ رسالہ کافی مقبول ہوا۔ ہاں بعض عیسائیوں کی طرف سے اسکی مخالفت بھی ہوئی۔ کیونکہ اس سے طلباء پر اسلام کی تعلیم کا اثر پڑنے کا خدشہ تھا۔ بعض نے لکھا ہے۔ کہ اس میں احمدی نقطۂ نظر سے اسلام پر بحث کی گئی ہے۔ نہ کہ عام اسلامی تعلیم پر۔ اس لئے پبلشرز کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ پہلے متنبہ کر دیتا، حالانکہ اس رسالہ کے شروع میں بھی درج تھا۔ کہ مصنف جماعت احمدیہ کی طرف سے ہالینڈ میں بطور مبلغ کے کام کر رہے ہیں۔ دراصل ان لوگوں کے نزدیک اسلام لڑائی جھگڑے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور دوسروں کو جبراً اسلام میں داخل کرنے کی تلقین کرتا ہے مگر اس مقالہ میں اس کی وضاحت سے تردید کی گئی تھی اور اب وہ جو سکولوں کے طلباء کو اسلام کے متعلق غلط باتیں سکھلایا کرتے تھے۔ وہ اسے دیکھ کر بھلا کیسے برداشت کر سکتے تھے۔ ایک اور کمپنی کی طرف سے دو مضمون لکھنے کی دعوت ملی۔ ایک جماعت احمدیہ کے متعلق اور دوسرا "انسانی زندگی کا مقصد" کے موضوع پر۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق دونوں مضمون لکھے گئے۔ جن میں سے "جماعت احمدیہ" کے عنوان کے ماتحت مضمون چھپ چکا ہے۔ اور ایک چھوٹے سے رسالہ کی صورت میں منظر عام پر آیا ہے۔ اور دوسرا مضمون ابھی تک بعض دیگر مشکلات کی وجہ سے کمپنی شائع نہیں کر سکی۔ اس مضمون پر مختلف مذاہب کے نمائندوں کو لکھنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اور سات مضامین پر مشتمل کتابی صورت میں شائع کروانے کی تجویز تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں شائع کروانے کی توفیق بخشے۔

ایک رسالہ ہم نے اپنے مشن کی طرف سے "خدا کا پیامبر موجودہ زمانہ کے لئے" کے مضمون پر شائع کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ۔ آپ کی مخالفت اور باوجود مخالفت کے کامیاب ہونے کا مفصل ذکر کیا گیا۔ آپ کی صداقت کے دلائل اور آپ کی پیش کردہ قرآنی تعلیم کا خلاصہ بھی دیا گیا۔ جو کہ متلاشیان حق کے لئے بہت حد تک مفید ثابت ہو رہا ہے۔

رسالہ الاسلام

سال کے نصف تک تو باقاعدہ جاری رہا۔ مگر بعد میں اخراجات وغیرہ کی تنگی کی وجہ سے اور بعض دیگر مشکلات کی وجہ سے ہر ماہ جاری نہ کر سکے۔ کبھی دو ماہ کے بعد اور کبھی تین ماہ کے بعد نکلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں اس کو باقاعدہ نکالنے کی توفیق دے۔ کیونکہ ہم سے دور رہنے والوں سے تعلقات قائم کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ ہم ہر جگہ آسانی سے نہیں پہنچ سکتے۔ مگر اس رسالہ کے ذریعہ سے اسلام میں دلچسپی رکھنے والے احباب تک اپنے خیالات پہنچاتے رہتے ہیں۔

جلسہ جات

اس سال کے دوران میں مندرجہ ذیل شہروں میں جلسہ جات کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ ہیگ۔ ایمسٹرڈم روٹرڈم۔ اوترخت۔ آرنہم۔ چنانچہ ہیگ میں قریباً ہر ماہ ایک جلسہ کیا جاتا رہا۔ ایمسٹرڈم میں دو تین جلسے کئے گئے۔ روٹرڈم میں بھی دو۔ اوترخت میں تین۔ آرنہم میں دو۔ ان جلسوں کی اطلاع بذریعہ اشتہار اور خطوط کی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جلسہ جات کافی حد تک کامیاب ہوتے رہے۔ اور دائرہ تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے اپنے میسر ذرائع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش جاری رہی۔

مناظرہ

ایک عیسائی سے مسئلہ الوہیت مسیح پر مناظرہ کی دعوت ملی۔ چنانچہ ہماری طرف سے مسٹر عبد اللہ خان اوڈنک نے حصہ لیا۔ اس مناظرہ کا اعلان اخباروں وغیرہ کے ذریعہ سے کیا گیا۔ جس کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی کارروائی سننے کے لئے آئے، حتیٰ کہ بہت سے لوگوں کو جگہ نہ ملنے کے باعث واپس جانا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پیش کردہ دلائل کا اچھا اثر رہا۔ اور مناظرہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ بہت سے لوگوں نے ہمارا لٹریچر بھی خریدا۔ (باقی)

دعائے مغفرت

میرے والد مولوی غلام رسول صاحب بدوملہوی مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۵۴ء کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم صحابی تھے اور موصی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔
عبد السمیع ولد مولوی غلام رسول از راولپنڈی۔

ہائیڈروجن بم سے بھی زیادہ خطرناک ہتھیار

امریکہ نہایت خاموشی کے ساتھ ودایسے ہتھیار جمع کر رہا ہے۔ جو بعض سائنسدانوں کے نزدیک ہائیڈروجن بم سے زیادہ خطرناک ہیں ان میں سے ایک زہریلی گیس ہے۔ جس کی بو، رنگ اور ذائقہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اور یہ زہریلی گیس اتنی تباہ کن ہے کہ صرف تین قطروں کے بخارات ایک انسان کو چار منٹ کے اندر اندر ہلاک کر سکتے ہیں۔ دوسرا ہتھیار بیماری کے جراثیم ہیں۔ جو اگرچہ ان کو اسی خاموشی کے ساتھ ہلاک کر سکتے ہیں۔ لیکن زہریلی گیس کی سی سرعت کے ساتھ نہیں۔

ان ہتھیاروں کو خاص اہمیت حال ہی میں دی جانے لگی۔ جبکہ امریکہ کی فوجی کمان سنے۔ کانگرس کو متنبہ کیا ہے کہ روس بھی اس قسم کی زہریلی گیس جمع کر رہا ہے۔

فوجی حلقوں میں ان ہتھیاروں کا زیادہ تر چرچا نہیں ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں اول یہ کہ انہیں بہت زیادہ مخفی رکھا جا رہا ہے دوم یہ کہ کمیونزٹ پروپیگنڈسٹوں کو اگر پتہ چل جائے۔ کہ امریکہ کے پاس ایسے ہولناک ہتھیار ہیں۔ تو وہ پوری دنیا میں اس کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیں

تاہم یہ حقیقت ہے۔ کہ یہ دونوں ہتھیار ڈیٹرک: میری لینڈ اور ڈینور کے کیمیکل کارخانوں میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ امریکہ کو یقین ہے۔ کہ روس کے پاس بھی یہ ہتھیار ہے اور ان کے خلاف مدافعت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسی قسم کے ہتھیاروں کا عظیم ذخیرہ کر لیا جائے

دوسری جنگ عالمگیر میں صرف اس خوف نے فریقین کو زہریلی گیس استعمال کرنے سے باز رکھا۔ کہ ہر فریق کے پاس یہ ہتھیار موجود تھا۔ اور اگر ان میں سے کوئی اسکے استعمال کرنے میں پہل کرتا۔ تو دوسرا بھی اسی ہتھیار سے اس کا جواب دے سکتا تھا۔ امریکہ کو بھی امید ہے کہ مستقبل کی جنگ میں یہی خوف فریقین کو جراثیمی ہتھیار استعمال کرنے سے باز رکھے گا۔

جی گیس فوجی نقطہ نظر سے

اس امید کو تقویت اس علمی انکشاف سے پہنچتی ہے۔ کہ فوجی نقطہ نظر سے کیمیائی اور جراثیمی جنگ میں خطرناک حد تک مؤثر اسی وقت ہو سکتے ہیں۔ جب ناگہانی حملہ کیا جائے۔ اور موسمی حالات موافق ہوں۔ ان ہتھیاروں کو کنٹرول میں رکھنا بہت مشکل ہے۔ اور اگر یہ قابو سے نکل جائیں تو حملہ آوروں کو خود اپنے ہتھیاروں سے زبردست نقصان پہونچ سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی زہریلی گیس اور جراثیمی ہتھیار فوجی لحاظ سے ہائیڈروجن بم وغیرہ کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہیں۔ اس لئے کہ ان سے مادی ساز و سامان برباد نہیں ہوتا۔ ان ہتھیاروں سے کسی شہر کے باشندے ہلاک، لولے، لنگڑے، اور پست ہمت کئے جا سکتے ہیں لیکن شہر پر کوئی آنچ نہیں آتی۔ اور جانی تباہی کے باوجود اس قابل رہتا ہے کہ فاتح فوج اس پر قبضہ کر سکے۔ لیکن جو شہر ہائیڈروجن بم کا شکار بنایا گیا ہو۔ اس میں تو راکھ اور کھنڈرات کے ڈھیر کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے امریکی فوج کے ایک افسر اعلےٰ کا خیال ہے کہ مستقبل کی جنگ میں جب کوئی لڑائی طول پکڑ جائے گی تو اسے ختم کرنے کے لئے نبرد آزما فوجیں ہائیڈروجن بم سے زیادہ زہریلی گیس اور جراثیمی ہتھیاروں کے استعمال پر توجہ دیں گی

یہ نئی گیس "جی گیس" یا اعصابی گیس" کہلاتی ہے۔ اور ان خردل اور کلورین گیسوں سے کہیں زیادہ طاقتور اور پرفریب ہے۔ جو پہلی جنگ عالمگیر میں استعمال کی گئی تھیں یہ اس فاسفورس ایسڈ کے مرکب کی کامل تبدیل شدہ صورت ہے۔ جو جرمن سائنسدانوں نے ۱۹۳۶ء میں کیڑے مارنے کی تحقیقات کے دوران میں دریافت کیا تھا۔

جی گیس سے بچاؤ کے طریقے

"جی گیس" انسان پر اس سے کہیں زیادہ اثر کرتی ہے، جتنا کہ کیڑے مارنے کی دوا پسوؤں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ سانس کے ذریعے پھیپھڑوں اور اشیائے خورد و نوش کے ذریعے پیٹ میں یا براہ راست جلد کے ذریعے جسم میں جذب ہو جاتی ہے جب یہ جسم میں پہنچتی ہے۔ تو مرکزی اعصابی نظام پر تیزی سے اثر انداز ہونے لگتی ہے حتیٰ کہ چار منٹ کے اندر اندر سانس اور حرکت قلب بند ہو کر۔ . . . موت واقع ہو جاتی ہے۔

امریکی فوج اس گیس کے تباہ کن اثرات سے بچنے کے لئے خاص قسم کے نقاب جلد پوش اور حفاظتی لباس کے تجربے کر رہی ہے، اسی طرح ایک دوا "اتاڑپن" بھی اس گیس کے اثرات زائل کرنے کے لئے مفید بتائی گئی ہے۔ بشرطیکہ اسے وقت پر استعمال کیا جائے۔

لیکن ابھی مدافعتی وسائل بہت کم مہیا ہو سکتے ہیں۔ اور ابھی ایسی خاص اختراعات کی ضرورت ہے۔ جن سے جی گیس کی موجودگی کا سراغ لگایا جا سکے۔ عام حالات میں جی گیس کا سراغ لگانا بہت مشکل ہے۔ اس لئے کہ نہ تو اس میں بو ہے نہ ذائقہ۔ اس کی موجودگی کا صرف اس وقت پتہ چلتا ہے۔ جب نظر دھندلا جاتی ہے۔ آنکھوں میں تکلیف ہونے لگتی ہے۔ اور دم گھٹنے لگ جاتا ہے

جراثیمی جنگ کوئی نیا نہیں کہا جا سکتا۔ قدرت نے ہزاروں برس سے انسان کے خلاف اسے اختیار کر رکھا ہے۔ کمیونزٹ امریکہ پر کوریا میں جراثیمی ہتھیار استعمال کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صرف ایک مقدمہ واقع ایسا ہے۔ جس میں جان بوجھ کر جراثیم سے حملہ کیا گیا تھا۔ یہ واقعہ ۱۹۱۷ء میں رونما ہوا تھا۔ جب امریکہ میں جرمن ایجنٹوں نے ان مویشیوں کو گھوڑوں کو چھوت کی بیماری لگا دی تھی۔ جنہیں امریکہ اپنے اتحادیوں کو بھیج رہا تھا۔

کسان آگاہ کر دیئے گئے

شہری دفاع کی تنظیم کو چونکہ یقین ہے کہ مستقبل کی جنگ میں مویشی اور فصلیں خاص طور پر جراثیمی حملوں کا شکار ہونے والی ہیں اس لئے اس نے کسانوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ تخریب کاروں کا کڑا دھیان رکھیں کہ وہ کہیں مویشیوں یا بھیڑ کے گلوں کو انواع اقسام کی حیوانی بیماریاں لگا کر قوم کی غذائی رسد کو تباہ نہ کر دیں۔

اسی طرح انہیں اس بات سے بھی متنبہ کیا گیا ہے کہ تخریب کار پانی ذخائر یا غذائی رسد میں جراثیم ملا کر انسانوں کو ہلاک کرنے کی کوشش نہ کریں۔

حضرت مولوی مہر الدین صاحب رضی اللہ عنہ

جیسا کہ احباب اخبار میں پڑھ چکے ہیں کہ حضرت مولوی مہر الدین صاحب ۲۹ مئی ۱۹۵۳ء ایک بجے رات انتقال فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ ان تین سو تیرہ صحابیوں سے تھے۔ جن کے اسماء مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں درج فرمائے ہیں۔ آپ کا نمبر ۲۰۸ ہے آپ حضرت مولوی برہان الدین رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ سیدنا مسیح موعودؑ کے عاشق صادق تھے۔ سفر حضر میں آپ کا وقت ذکر الٰہی میں یا تبلیغ میں گذرتا تھا۔ ابتداء میں آپ ریلوے سٹیشن میں ملازم تھے۔ آنے جانے والے احمدی مسافر اکثر آپ کے پاس ٹھہرتے تھے۔ آپ کمال محبت اور شوق سے ان کی خدمت کرتے۔ لالہ موسیٰ میں سب سے پہلے احمدی آپ ہی تھے۔ غالباً ۱۸۹۶ء میں آپ نے قادیان پہنچ کر بیعت کی تھی۔ لالہ موسیٰ میں احمدیت کا بیج آپ کے ہی مبارک ہاتھ سے بویا گیا۔ جو اب بفضلہ تعالیٰ تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے آپ نماز تہجد اور اشراق کے پورے پابند تھے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ جب سفر جہلم سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ اور آپ کی گاڑی کچھ وقت کے لئے لالہ موسیٰ جنکشن پر ٹھہری تو آپ نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور میرا اسٹیشن ماسٹر انگریز ہے۔ کسی انگریزی دان کو میرے ساتھ کر دیں جو اس کو اور اسکے دیگر ساتھیوں کو تبلیغ کریں۔ حضرت اقدس نے کمال شفقت کے ساتھ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ کو جو سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ کو ساتھ بھیج دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے سٹیشن ماسٹر اور اسکے ساتھیوں کو تبلیغ فرمائی۔ غرض مولوی مہر الدین صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اپنوں اور بیگانوں میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ۳۰ مئی ۱۹۵۳ء آپ کی نعش ربوہ بذریعہ لاری پہونچائی گئی۔ اور رات گیارہ بجے کے قریب صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

ملک حسن محمد احمدی قادیانی

حال اللہ آباد ریاست بہاولپور

خواجہ ناظم الدین کا نظریہ یہ تھا کہ مطالبات ناقابل عمل ہیں اور ملک کے بہترین مفاد کے منافی ہیں

مسلم کی کوئی ایسی تعریف کرنا آسان نہیں جو احمدیوں کو اسلام سے خارج کرے اور دوسرے فرقوں کو خارج نہ کرے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

قانون اور امن میں فرق

ہم ان حقائق سے شروع کر سکتے ہیں جو بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ نظم و نسق اور امن و امان قائم رکھنا صوبائی حکومت کی ذمہ داری اور ہر مہذب حکومت کا دوسرے امور سے علی الرغم سب سے پہلا فرض ہے۔ مگر قانون اور امن دو مختلف الفاظ ہیں۔ ایک آدمی ایک ایسی تقریر کرتا ہے۔ یا کتابچہ لکھتا ہے جو قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے۔ مگر یہ اقدام بدنظمی میں منتج نہیں ہوتا۔ ایک حکومت کم از کم اپنے آدھے فرائض میں کوتاہی کی مرتکب ہو گی۔ اگر وہ اس تقریر سے اس بنا پر اغماض کرے۔ کہ چونکہ اس تقریر کو یا پمفلٹ کو لکھے۔ ایک ماہ سے اوپر عرصہ ہو چکا ہے۔ اور کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔ اس حقیقت سے بے اعتنائی برتی جاتی ہے۔ کہ یہ طرز عمل قانون کی توہین ہے۔ اور بتدریج مقررین، مصنفین اور سامعین کے دلوں میں نفرت پیدا کرتا ہے۔ ایک حد تک اس بنیاد کے تحت حکام کو تحقیر آمیز طور پر چیلنج دیا گیا ہے۔ چونکہ بالآخر اس کا اثر امن کی صورت حال پر پڑتا ہے۔ اس لئے ایڈمنسٹریٹر کو یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ کہ عوام امن کے حدود کے اندر تنظیم قائم رکھیں۔

امن کے ذمہ دار افسر

صوبائی دائرہ میں میاں ممتاز محمد خان دولتانہ امن و قانون کے انچارج تھے۔ اس میں چیف سیکرٹری۔ ہوم سیکرٹری۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سی۔ آئی۔ ڈی ان کے معاون تھے۔

قواعد کے مطابق چیف سیکرٹری اس معاملے کے ذمہ دار ہیں۔ اور پولیس کے دوسرے امور کے لئے جن میں پبلک سیفٹی ایکٹ کا نظم اور سیکرٹریٹ کا کام شامل ہے۔ ہوم سیکرٹری کرتے ہیں۔ ہوم سیکرٹری نظم و نسق کے سلسلہ میں چیف سیکرٹری کے نائب کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ امن و امان کے بارے میں تمام اہم معاملات چیف سیکرٹری کی معرفت کئے جاتے ہیں۔ جو سی۔ آئی۔ ڈی کے سیاسی شعبے کے بھی افسر ہیں انسپکٹر جنرل ہوم ڈیپارٹمنٹ کے جائنٹ سیکرٹری بھی ہوتے ہیں۔ اور اندرونی دفاع کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ [illegible] ڈی۔ آئی۔ جی سی۔ آئی۔ ڈی کے جو صوبائی [illegible] طور پر [illegible] اور [illegible]

دونوں کی امداد کرتے ہیں۔ وہ سیاسی امور کے بارے میں کاغذات براہ راست چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری کو بھیج سکتے ہیں۔ مگر جرائم سے متعلق امور کے بارے یہ کاغذات انسپکٹر جنرل پولیس کی معرفت جاتے ہیں۔ خفیہ اطلاعات کو جمع کرنا سی۔ آئی۔ ڈی اور ڈسٹرکٹ سکیورٹی سٹاف کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس مواد کو خاص طور پر خفیہ مواد صوبائی سی۔ آئی۔ ڈی رکھا کرتی ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع کے جرائم کے متعلق نظم و نسق کے انچارج ہوتے ہیں۔ اور امن و امان قائم رکھنا ان کا ذمہ ہے۔ ہر ضلع میں پولیس عام طور پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے کنٹرول اور ہدایت کے ماتحت ہوتی ہے۔

حکومت کے تعاون سے ہمیں سی۔ آئی۔ ڈی کی ایک سو سے زائد فائلوں کا مطالعہ کا موقعہ ملا۔ جن کا تعلق مجلس احرار اور متعلقہ امور سے ہے۔ ہم نے ان فائلوں کا بغور معائنہ کیا ہے۔ اور یہ دیکھا ہے۔ کہ جب بھی ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) کے سامنے کوئی ایسا معاملہ آیا۔ انہوں نے عام طور پر اسے ہوم سیکرٹری کے پاس بھیج دیا۔ مگر بعض موقعہ پر انسپکٹر جنرل پولیس اور بہت کم موقع پر چیف سیکرٹری کو بھیجا۔ ہمارے سامنے یہ واضح نہیں ہو سکا۔ کہ عملی طور پر کس حد تک۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور چیف سیکرٹری اس تصویر میں آتے ہیں۔ مگر زیادہ بوجھ ہوم سیکرٹری اور ڈی۔ آئی۔ جی کے کندھوں پر پڑتا ہے۔

وزیر اعلیٰ کے فرائض

جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پالیسی مرتب کرتے ہیں۔ اور سیکرٹری اسے جامہ عمل پہناتے ہیں مگر مسٹر دولتانہ نے خود اس امر کا اعتراف کیا۔ اور پالیسی پر عملدرآمد کا تجزیہ کرتے وقت اس بات کو ذہن نشین رکھنا ضروری ہے۔ کہ اگر ان کے علم میں بے عملی کی کوئی نمایاں مثال آئے۔ تو وہ اس میں مداخلت کریں۔

مسٹر دولتانہ کا استدلال!

مسٹر دولتانہ کا استدلال یہ ہے۔ کہ جہاں تک قانون اور امن عامہ کا تعلق ہے۔ وہ مضبوط پالیسی پر عمل پیرا تھے۔ اور انہوں نے اپنے افسروں کے مشورہ کے منافی اقدام نہیں کیا تھا۔ دوسرے الفاظ میں اگر تفصیلات کو عملی جامہ پہنانے میں کوئی کمزوری سامنے آئے تو اس کی ذمہ داری افسروں پر عائد ہو گی

وہ مزید کہتے ہیں۔ کہ قانون اور امن عامہ کی پوزیشن سیاسی افق پر ایک اور بات کی ظہور پذیر ہونے سے مشکل ہو گئی تھی۔ ایک ایسی بات سے جس سے سارا ملک متاثر ہوا۔ اور جس کا بالآخر فیصلہ صرف مرکز ہی کر سکتا تھا۔

برطانوی حکومت کے زمانہ میں چونکہ مسلمان بہت سے محاذوں پر سیاسی لڑائی لڑ رہے تھے۔ اس لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں کے ساتھ بڑے پیمانہ پر اتحاد ضروری تھا۔ مسلمانوں کی ایک قومی مملکت کے طور پر قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں نے وطن کے مقابلے میں ملت کے تصور کو اپنا لیا قرارداد مقاصد کی منظوری کے بغیر کسی شخص کو یہ کہنے کا حق نہیں تھا کہ مذہبی مسائل ملک کے مستقبل کے متعلق سیاسی مباحثہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ احرار کا ماضی قابل تعریف نہیں تھا۔ لیکن وہ اتنے ہوشیار نکلے۔ کہ انہوں نے پرانے اسلحہ خانے سے ایک مذہبی مسئلہ کھڑا کر دیا۔ اور علماء کی اکثریت نے ان کے ساتھ اشتراک کر لیا۔ جزوی طور پر یہ احمدیوں کے اس جلسہ کا رد عمل تھا۔ جو ۱۷ اور ۱۸ مئی کو کراچی میں منعقد ہوا تھا۔ اور اس کی صدارت کے فرائض چوہدری ظفر اللہ خان نے انجام دیئے تھے۔ وہ یہ نہیں کہتے۔ کہ یہ احراری تھے۔ جنہوں نے علماء کے ساتھ اتحاد عمل کیا تھا۔ مرکز سے ان مطالبات کے متعلق مضبوط پالیسی کا اعلان کرانے کے لئے متعدد کوششیں کی گئیں۔ خواجہ ناظم الدین جو اپنے بیان کے مطابق علماء سے براہ راست تصادم سے اجتناب کرنا چاہتے تھے۔ آخر وقت تک علماء کے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔ اور آخری حربہ کے طور پر پوری اسلامی دنیا کے علماء کا اجتماع منعقد کرنے کی تجویز پر انحصار کرتے رہے اس امر کے آثار نظر آتے تھے۔ کہ خواجہ ناظم الدین مطالبات کی منظوری کے حق میں ہیں۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے ان خواجہ ناظم الدین کی منظوری سے یہ سفارش کی۔ کہ علماء کو عملی طور پر مجلس قانون ساز کے کام پر حق استرداد حاصل ہونا چاہیئے۔ انہوں نے مکمل سیاسی حیثیت کی بنیاد پر مجلس عمل کے ساتھ براہ راست بات چیت کی۔ ۱۶۔ اگست

۱۹۵۲ء کا اعلان جس میں وزراء اور افسروں کو مذہبی عقائد کی تبلیغ کے لئے سرکاری حیثیت کے استعمال کے خلاف متنبہ کیا گیا تھا۔ واضح طور پر احمدیوں کے خلاف تھا۔

مرکزی حکومت کے ایک وزیر چوہدری ظفر اللہ خان کو اخبارات میں اور پلیٹ فارم پر برا بھلا کہا جا رہا تھا۔ لیکن کوئی کارروائی نہیں کی گئی اگرچہ مجموعی حیثیت سے مسلم لیگی اس مسئلہ کو ایک مذہبی معاملہ سمجھتے تھے۔ اور اپنے آپ کو اس کے جذباتی پہلو سے الگ تھلگ نہیں کر سکتے تھے لیکن مسٹر دولتانہ نے ۲۶ اور ۲۷ جولائی ۱۹۵۲ء کو مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں ان کو یہ فیصلہ کرنے سے باز رکھا۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ ایک صوبائی جماعت ایسے مسائل کا فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں تھی۔ جو مرکزی کونسل اور اسمبلی کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔ انہوں نے ان پر واضح کیا۔ کہ مرکز کا فیصلہ چاہیے۔ کچھ ہو۔ صوبہ کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ امن و قانون کو بحال رکھے۔ اور جان و مال کی حفاظت کرے

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۸ جولائی ۱۹۵۲ء)

لیگ کے حامی اخبارات کا رویہ!

اس کے بعد انہوں نے جولائی ۱۹۵۲ء میں مسلم لیگ کے حامی اخبارات پر اپنا نظریہ واضح کیا چنانچہ احسان، آفاق، مغربی پاکستان نے فرقہ وارانہ پروپیگنڈا بند کر دیا۔ مسلم لیگ کے حامی اخبار زمیندار اس سے کچھ خوش تھا۔ اور اس جانب سے اس کے بارے میں کوئی بار رعایتی سلوک کیا گیا۔ مسٹر دولتانہ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ پھر آخر میں یہ بات بھی کچھ کم اہم نہیں ہے کہ بعض جلسوں کے خلاف مناسب انتظامی کارروائی کی گئی جون ۱۹۵۲ء میں احراریوں اور احمدیوں دونوں کے جلسوں پر پابندی لگائی گئی۔ جس کے نتیجے میں یہ شر انگیز پروپیگنڈا کیا گیا کہ حکومت مسجدوں میں دخل دے رہی ہے۔ کیونکہ جب یہ پابندی عائد کی گئی۔ تو احراریوں نے مسجدوں میں جلسے منعقد کرنے شروع کر دیئے بہرحال بعض مقدمے دائر کئے گئے۔ اور بعض افراد کو سزائیں دی گئیں۔ جن کا مفید نتیجہ برآمد ہوا

احرار ۱۹ر جولائی ۱۹۵۲ء کو ایک وفد لائے۔ اور بعد میں انہوں نے یہ بیان جاری کیا۔ کہ وہ تشدد پر اتر آنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ اور وہ حکومت کو امن وامان قائم رکھنے میں مدد دیں گے۔ اس یقین دہانی پر مسٹر دولتانہ نے یہ پابندی اور مقدمے واپس لے لئے۔ اور سزا یافتگان کو رہا کر دیا گیا۔

مسٹر دولتانہ نے کہا ہے۔ کہ امن وامان قائم رکھنے کے لئے احرار کے خلاف یکطرفہ کارروائی کرنا ان کے لئے ممکن نہیں تھا۔ ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہو سکتا تھا۔ کہ مرکز اور صوبوں کی پالیسی میں تضاد پیدا ہو جائے گا نیز ۱۸ر اگست ۱۹۵۲ء کے بعد جب کراچی میں کابینہ کے وزیروں، وزراء اعلیٰ اور گورنروں کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ علماء کے ساتھ تصادم سے پہلو تہی کی جائے۔ اور ذاتی اثر ورسوخ کو کام میں لایا جائے۔ کوئی کارروائی ان کے لئے ممکن نہیں تھی۔ اس کے علاوہ ۱۹۵۲ء کے آغاز میں صورت حال خاص طور پر خراب نہیں تھی۔ جون اور جولائی ۱۹۵۲ء کے ہنگاموں پر قابو پا لیا گیا تھا۔ اور احرار ایک وعدہ کر چکے تھے۔ اور مرکز علماء کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔

خود تحریک کے بارے میں مسٹر دولتانہ کا نظریہ یہ تھا۔ کہ ختم نبوت مسلمانوں کا ایک مقدس عقیدہ ہے۔ احمدی غیر مسلم ہیں۔ اور اس کو خود احمدیوں کی علیحدگی پسندانہ۔ غیر مصالحانہ اور متعصبانہ رجحانات سے تقویت پہنچی تھی۔ احرار نے اپنا کھویا ہوا وقار بحال کرنے کے لئے اس صورت حال کا فائدہ اٹھایا۔ بہرحال اس موقعہ پر جبکہ ملک داخلی اور خارجی خطرے سے دوچار تھا۔ اس تحریک کو جاری کرنا مناسب نہیں تھا۔ بین الاقوامی نقطہ نگاہ سے یہ ایک بہت متنازعہ فیہ امر تھا۔ اور سیاسی اور عملی لحاظ سے زور دار دلائل اس کے خلاف پیش کئے جا سکتے تھے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ کوئی ایسی تحریک جو فرقہ وارانہ تلخی پیدا کرنے کی موجب ہو۔ اس [illegible] کی ہو سکتے تھے۔ لیکن ملت کا ازالہ کئے بغیر معاملہ پر قابو نہیں پایا جا سکتا تھا۔

خواجہ ناظم الدین نے اس بات سے اتفاق کیا کہ مسٹر دولتانہ مرکز پر فیصلہ کرنے کے لئے زور دیتے رہے لیکن انہوں نے یہ اس لئے کیا کہ ذمہ داری مرکز کے کندھوں پر عائد ہو جائے۔

انہوں نے مارچ ۱۹۵۲ء میں پاک دستور ساز کو بھی یہ بتایا تھا کہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تحریک سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی غرض سے شروع ہوئی تھی۔ انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔ کہ اگست میں کراچی میں جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ علماء سے براہ راست تصادم کی نوبت نہ آنے دی جائے۔ بحث کا عمومی رجحان یہ تھا کہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ ۱۴ر اگست کے اعلامیہ میں جو اصول متعین کئے گئے تھے۔ ان کو اختیار کیا جائے کیونکہ اگر ان کو مناسب طور پر عملی جامہ پہنایا گیا تو اس مشکل کی بنیادی وجہ دور ہو جائے گی۔

یہ بنیادی وجہ یہ شکایت تھی۔ کہ مذہبی پروپیگنڈا مرکزی سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس اعلامیہ میں مطالبات کے متعلق مرکز کا رویہ واضح ہو گیا تھا۔ جہاں تک علماء کا تعلق ہے۔ چونکہ مطالبات کے متعلق ان کا نظریہ چونکہ ہمیشہ یہی رہا تھا۔ کہ مطالبات ناقابل عمل ہیں۔ اسی لئے علماء کو یہ محسوس کر لینا چاہیئے تھا۔ کہ وہ ناقابل قبول ہیں۔

یہ درست ہے۔ کہ انہوں نے کبھی حتمی طور پر ان مطالبات کو مسترد نہ کیا۔ لیکن وہ علماء کو مشورہ دیتے رہے۔ کہ وہ ان مطالبات پر زور نہ دیں۔ انہوں نے علماء کو بتایا۔ کہ انسانی فراست کو ان مطالبات کو مسترد یا منظور کئے بغیر یقیناً کوئی حل تلاش کرنے کے قابل ہونا چاہیئے۔

انہوں نے ان کو یہ بھی بتایا تھا۔ کہ آبادی کے ایک حصہ کو اقلیت قرار دینا حکومت کے فرائض میں شامل نہیں ہے۔ یہ دستور ساز اسمبلی کا کام تھا۔

انہوں نے بتایا۔ کہ وہ خود بھی احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے تیار نہیں تھے۔ لیکن وہ علماء کو یہ بات بتانے کے لئے تیار نہیں تھے۔ کیونکہ اس طرح علماء سے کھلم کھلا براہ راست ٹکر لینے کی صورت پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ جس سے وہ بچنا چاہتے تھے۔

البتہ انہوں نے علماء کو یہ بات بتائی تھی۔ کہ ان مطالبات پر اصرار ملک کے بہترین مفادات کے مطابق نہیں۔ اور ان کو منظور کرنا بے حد مشکل ہے۔ کیونکہ آئینی دستاویز میں بھی "مسلم" کی کوئی ایسی تعریف کرنا آسان نہیں ہوگا۔ جو احمدیوں کو تو اس سے خارج کر دے لیکن دوسرے فرقے کو خارج نہ کرے۔

(باقی)

پنجاب حکومت میٹریکولیشن کے نتائج کی بنیاد پر دو سو تئیس ۲۲۳ وظائف دے گی

لاہور ۱۹ر جون۔ وظائف کی اس سکیم کے تحت جو پچھلے سال سے بروئے کار لائی جا رہی ہے۔ حکومت پنجاب اس سال پنجاب یونیورسٹی کے میٹریکولیشن کے امتحان کے نتائج کی بنیاد پر دو سو تئیس وظائف دے گی۔ یہ وظائف جو صرف قابلیت کی بناء پر دئیے جائیں گے۔ علی الترتیب تیس روپے اور پندرہ روپے ماہوار کے ہوں گے ۔۔۔۔۔۔

ان طلباء کو دئے جائیں گے۔ جو ہوسٹلوں میں قیام کریں گے۔ اور پندرہ روپے کے وظائف ان کو جن کی رہائش اپنے گھروں پر ہوگی۔ ٹیوشن فیس ان وظائف کے علاوہ ہوگی ایک سو چالیس وظائف لڑکوں کو دیئے جائیں گے اور پچاس لڑکیوں کو چالیس وظائف ان طالبات کو دیئے جائیں گے۔ جو ایف ایس سی کلاسس میں نان میڈیکل سائنس کے مضامین لیں گی۔ موخر الذکر وظائف علی الترتیب پینتیس اور بیس روپے کے ہوں گے۔ پینتیس روپے ہوسٹل میں رہنے والی طالبات اور بیس روپے گھر پر رہنے والی طالبات کو دیئے جائیں گے۔ ٹیوشن فیس اسکے علاوہ ہوگی۔ جو حکومت ادا کرے گی۔

ان وظائف کے علاوہ پرانی سکیم کے تحت چالیس وظائف اور دیئے جائیں گے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ طلباء جنہوں نے چھ سو پچاس یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں گے۔ اغلباً وظیفہ لینے کے حقدار ہوں گے۔ اسی طرح وہ طالبات جنہوں نے ۵۹۵ یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں گے وظائف کی حقدار ہوں گی۔

پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے تمام کالجوں کے پرنسپل صاحبان کو ایک گشتی مراسلہ میں یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ ان لڑکوں اور لڑکیوں کو جنہوں نے کالج میں داخلہ کے لئے درخواستیں دی ہیں اور بادی النظر میں وہ حکومت کی سکیم کے تحت وظیفہ لینے کے حقدار ہوں۔ یہ رعایت دی جائے کہ وہ اپنی فیس حکومت کی طرف سے وظائف کے اعلان کے بعد ادا کر سکیں۔ اس اقدام کی وجہ سے ذہین اور ہوشیار طلبہ جن کے والدین کی آمدنی کم ہے۔ کالجوں میں شوق سے داخلہ لے سکیں گے کالجوں کا معمول ہے کہ وہ نئے داخل ہونے والے طلباء سے چار مہینے کی فیس۔ فیس داخلہ اور ضمانت طلب کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا طریقے پر عمل کرنے سے ان ذہین اور ہوشیار طلباء اور طالبات کو جو غربت کی وجہ سے داخلہ کے وقت فیس داخل کرانے میں سخت مشکل محسوس کرتے ہیں۔ بڑی آسانی ہو جائے گی وظائف کے متعلق مزید معلومات محکمہ تعلیمات پنجاب کے شعبہ وظائف کے آفیسر انچارج سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

میٹرک کے امتحان میں ایک اور احمدی طالبعلم کی شاندار کامیابی

امسال قریشی منظور احمد صاحب مقیم رام گلی لاہور کے لڑکے عزیز لطیف احمد نے وطن اسلامیہ ہائی سکول برانڈرتھ روڈ لاہور سے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ الحمد للہ کہ عزیز ۲۷۲ نمبر لے کر اپنے سکول میں اول رہا ہے۔ احباب کرام اس کی دینی و دنیوی ترقی اور مزید کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتہ جات روانہ فرمائیے۔ پیشتر خوشنویسی ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

چوہدری محمد ظفر اللہ خان عالمی بنک کے صدر سے نہری پانی کے قضیہ کے متعلق تبادلہ خیالات کرینگے

آپ بعض وضاحت طلب امور کے بارے میں گفت و شنید کیلئے تشریف لے گئے ہیں "ڈیلی مرر" کے ایڈیٹر کو انٹرویو

لندن ۱۹؍جون: وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے پچھلے دنوں "ڈیلی مرر" کے سیاسی ایڈیٹر مسٹر سڈنی جیکبسن کو ایک پریس ملاقات میں بتایا۔ کہ ان کا دورۂ امریکہ کا مقصد عالمی بنک کے صدر مسٹر ایوجن بلیک سے ملاقات کر کے نہری پانی کے قضیہ کے سلسلہ میں ان کی پیشکردہ سکیم اور تجاویز کے متعلق گفت و شنید کرنا ہے بی۔بی۔سی نے ابھی حال ہی میں آپ کے اس انٹرویو کو نشر کیا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے دوران ملاقات میں مزید فرمایا۔ میں ان کی پیشکردہ تجاویز اور پس منظر کے بارے میں بعض امور کے متعلق وضاحت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور ان سے اس بارے میں تفصیلی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ ان تجاویز کا لب لباب ہم سب پر اچھی طرح واضح ہو سکے۔

نہری پانی کا قضیہ

نہری پانی کے قضیہ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ جب ۱۹۴۷ء میں بھارت اور مغربی پاکستان کے درمیان تقسیم کی حد مقرر کی گئی۔ تو پنجاب کے تین دریا بھی اسکی زد میں آ گئے چنانچہ اس تقسیم کی وجہ سے اب موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ان دریاؤں کا منبع ہندوستان میں ہے یہ بھارت کے علاقہ میں سے بہہ کر پھر پاکستان میں داخل ہوتے ہیں مغربی پاکستان میں نظام آبپاشی کا بیشتر حصہ ان تین دریاؤں ہی سے پانی حاصل کرتا ہے۔ تقسیم کی وجہ سے پیدا ہونے والی اس صورت حال کے پیش نظر بھارت ان دریاؤں کے تمام پانی پر اپنا حق جتاتا ہے۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ اگر وہ چاہے۔ تو خالصتہً اپنے مفاد کے پیش نظر وہ ان کا رُخ بھی موڑ سکتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ صرف کہتا ہی نہیں بلکہ اس نے اس پر عمل بھی شروع کر دیا ہے۔ پاکستان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون اس پر عمل در آمد اور خود تقسیم کی بنیاد پر بھی اس بات کا حقدار ہے۔ کہ وہ ان دریاؤں سے اتنی ہی مقدار میں پانی حاصل کرتا رہے۔ جتنی مقدار میں وہ تقسیم سے قبل حاصل کرتا تھا۔ مغربی پاکستان کے کروڑوں انسانوں کی زندگی اور خوشحالی کا تمام تر دار و مدار دریاؤں کے اس پانی پر ہی ہے۔ یہ ہے خلاصہ نہری پانی کے تنازعہ کا جو عرصہ سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان چلا آ رہا ہے۔

کشمیر

مسٹر جیکبسن کے اس سوال کے جواب میں کہ آیا وہ اس موقع پر مسئلہ کشمیر کے بارے میں بھی گفت و شنید کریں گے یا نہیں۔ وزیر خارجہ پاکستان نے فرمایا۔ اس موقعہ پر تو نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ کشمیر کا فیصلہ اب ایسے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ کہ جہاں سلامتی کونسل میں اس پر دوبارہ بحث ناگزیر ہو جائے گی۔ گذشتہ سال پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم کی اس بارے میں دو ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ ان میں سے پہلی ملاقات کراچی میں ہوئی۔ اور پھر ایک ملاقات دہلی میں کی گئی۔ ان ملاقاتوں میں انہوں نے کوشش کی۔ کہ اس بارے میں دونوں کسی نہ کسی مفاہمت پر پہنچ جائیں۔ کہ اس قضیہ کو کس طرح حل کرنا چاہیئے۔ ایک لحاظ سے تو اس بارے میں پہلے ہی سے ایک سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ قضیہ آزاد غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے ذریعہ حل کیا جائے گا۔ لیکن جہاں تک اس پر عملدر آمد کا تعلق ہے متوجوں کی دلچسپی کے سوال پر تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ وزرائے اعظم کی مذکورہ ملاقاتوں کے نتیجہ میں قوی امید پیدا ہو گئی تھی کہ شاید اب استصواب رائے عامہ کے لئے راہ ہموار ہو جائے۔ لیکن اس کے بعد سے اس بارے میں ترقی کی رفتار بالکل رک گئی ہے۔ اس کی تمام تر وجہ یہ ہے۔ کہ مسٹر نہرو نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہمارے امریکی امداد قبول کر لینے سے کسی نہ کسی طرح مسئلہ زیر بحث کا تمام پس منظر ہی بدل ہو گیا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ بات فہم سے بالا ہے کہ یہ چیز کسی پس منظر پر کس طرح اثر انداز ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس تمام معاملے میں اصل سوال یہ ہے۔ کہ کشمیر کے لوگوں کو اس بات کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ بغیر کسی جبر و تشدد یا دباؤ کے آزادانہ طریق پر خود یہ فیصلہ کریں۔ کہ آیا وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ یا بھارت میں۔

گوجرانوالہ ۱۹؍جون۔ گوجرانوالہ میں ایک زنانہ ڈگری کالج کھولا گیا ہے۔ اس سے پہلے وہاں لڑکوں کے لئے کالج قائم ہو چکا ہے۔

شیرو کے نزدیک چار ہزار فٹ لمبا شگاف بند کر دیا گیا!

لاہور ۱۹؍جون: دریائے سندھ کے کنارے میں موضع شیرو کے نزدیک چار ہزار فٹ لمبا شگاف ہو گیا تھا۔ جسے نہایت مشقت کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ موضع شیرو ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہے۔ اس کام میں قریباً ۲۰۰۰ ہزار شخص مصروف رہے ہیں۔ اور اس شگاف کو پاٹنے کے لئے بے شمار ریت کی بوریاں وغیرہ کام آئی ہیں۔ تب کہیں جا کر یہ بند ہوا ہے۔ آخری شگاف کو جو دوسری لائن میں ہے۔ بھرنے کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا۔ اور اٹک کے مقام پر دریائے سندھ کے پانی میں کافی کمی آ گئی ہے امید ہے۔ کہ پانی میں اور کمی ہو جائے گی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ جام پور کی صورت حال تسلی بخش ہے۔ اور اگر سندھ کے پانی میں کمی جاری رہی۔ تو خطرہ کی کوئی بات نہیں ہے۔

ہندوستان نیپال کو ۷ کروڑ روپے کی امداد دیگا

کھٹمنڈو ۱۹؍جون یہاں ایک پریس کانفرنس میں ہندوستانی سفیر متعین نیپال نے کہا۔ کہ ہندوستان نے نیپال کو ۷ کروڑ روپے کی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن ہندوستان نیپال کو زبردستی امداد دینی نہیں چاہتا لیکن جب بھی حکومت نیپال نے امداد مانگی۔ حکومت ہند نے اسے امداد دی۔ اگر حکومت نیپال نے خواہش ظاہر کی۔ تو حکومت ہند نیپال کو امداد دینی بند کر دیگی اس وقت نیپال میں صرف ہندوستان کا فوجی مشن ہے جو حکومت نیپال کی درخواست پر نیپال بھیجا گیا ہے۔ اور نیپال کے فوجیوں کو تربیت دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ نیپال میں امداد کے پروگرام پر عمل کے لئے ایک ہندوستانی ڈائرکٹر ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ نیپال میں دریائے کوسی پر بند بنانے کے لئے حکومت ہند ۴۵ کروڑ روپے صرف کر رہی ہے اور نیپال کا ایک پیسہ بھی بند کی تعمیر پر صرف نہ ہوگا۔ لیکن حکومت نیپال اس بند سے پورا پورا فائدہ اٹھائیگی

مسز بیری کا دورہ

لاہور ۱۹؍جون: مسز بیری صدر امریکی انجمن برائے خواتین دیہات ۲۱؍جون ۱۹۵۴ء کو لاہور آئیں گی۔ وہ لاہور میں تین روز قیام کریں گی اور کل پاکستان انجمن خواتین کے اداروں۔ گنگا رام ہسپتال۔ زراعتی فارم اور چند یتیم خانوں کا معائنہ کریں گی۔

مسز بیری لاہور کی خواتین کے ایک اجلاس سے ۲۲؍جون کی شام کو خطاب کریں گی۔ جو بیگم جی۔ اے خان کے گھر منعقد ہوگا۔

مظفر گڑھ میں اعلیٰ ثانوی سکول

لاہور ۱۹؍جون: حکومت پنجاب نے مظفر گڑھ میں ایک اعلیٰ ثانوی سکول موجودہ تعلیمی سال سے شروع کیا ہے۔

ہندوستان اور ہنگری میں معاہدہ

دہلی ۱۹؍جون ہندوستان اور ہنگری کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ جس کے تحت ہندوستان ہنگری کو پٹ سن کا سامان وغیرہ برآمد کرے گا۔ اور ہنگری ہندوستان کو ربڑ اور بجلی کا سامان برآمد کریگا

کاٹھمنڈو ۱۹؍جون ہند حکومت نیپال نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے۔ رکسول سے املیک گنج جانے والی ریلوے لائن کو جو آج کل تنگ پٹری کی ہے۔ بدل دیا جائے۔ اور چوڑی پٹری کی ریلوے لائن بچھائی جائے۔ اس کے بعد نیپال سے ہندوستان کی برآمد کی مشکلات ختم ہو جائیں گی۔

---

۵ دہلی پہنچ گئے۔ ان لوگوں نے کل صبح واگہ سرحد کو عبور کیا تھا۔ زائرین کم و بیش ایک ہفتہ دہلی میں رہیں گے

جنوبی روڈیشیا میں ہنگامی حالات ختم ہو گئے

سیلسبری ۱۹؍جون۔ جنوبی روڈیشیا کی حکومت نے ہنگامی حالات کے خاتمہ کا اعلان کر دیا ہے واضح ہو۔ کہ ۵؍جون کو ریلوے ہڑتال کے سلسلہ میں ہنگامی حالات کا اعلان کیا گیا تھا۔ فائرمینوں نے تنخواہوں میں اضافہ کے لئے ۶ روز تک ہڑتال جاری رکھی۔ آخر میں حکومت نے وعدہ کیا۔ کہ ان کی شکایات کی تحقیق کی جائے گی۔ اس پر ہڑتال ختم کر دی گئی۔

حضرت امیر خسرو کا عرس

۲۱ زائرین دہلی پہنچ گئے

دہلی ۱۹؍جون: حضرت امیر خسرو کے عرس میں حصہ لینے کے لئے پاکستان سے ۲۱ زائرین آج صبح

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۴۷